عصرِ حاضر میں مسلمانوں کے مسائل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل بیان کریں؟

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلم ممالک کو بے تحاشا قدرتی وسائل سے نوازا ہے اور جو انکی مادی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور انکی روحانی تسکین کے لئے انہیں اسلام جیسا دین بخشا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان اپنی تخلیق کا مقصد بھول گیا اور اس وجہ سے اسے بیشتر مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی تعلیمات میں ہی مسلمانوں کے لئے فلاح ہے۔ اللہ نے انسان کو زندگی کے ہر حوالے سے ہدایات فراہم کی اب یہ مسلمانوں پر منحصر ہے کہ وہ ان تعلیمات پر عمل کر کے کیسے اپنی زندگیوں کو بہتر بناتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ بہت سے مسائل سے دوچار ہے جن کا حل ضروری ہے ورنہ مسلمان اس دنیا کی دوڑ سے بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ مندرجہ ذیل کچھ مسائل کا ذکر کیا

Scanned with CamScanner

کیا جاتا ہے۔

۱. اتحاد اور امن کا فقدان:۔

امتِ مسلمہ کے درمیان اتحاد کا فقدان سب سے بڑا مسئلہ ہے جب تک مسلمان آپس میں مل جل کر اتحاد اور امن کے ساتھ نہیں رہیں گے تب تک وہ ترقی حاصل نہیں کر سکتے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اتفاق میں برکت ہے۔

سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد ہے کہ،

وما تفرقوا الا من بعد ما جاءکم العلم بغیا بینھم ۵

ترجمہ:

"اور وہ علم آجانے کے بعد ضد کے باعث آپس میں جدا جدا ہو گئے"

۲. شخصی آزادی کے حوالے سے بری صورتحال:

مسلم ممالک میں شخصی آزادی کے حوالے سے بڑی خراب صورتحال ہے۔ صرف نام کی جمہوریت ہے لیکن عام لوگوں کو اصل میں بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ جتنے میں اسلامی ممالک ہیں مثلاً لیبیا، تیونس سب میں ہی عام انسانوں کو بولنے کا یا اظہار رائے کا کوئی

حق نہیں ہے

ہے بقول علامہ محمد اقبال

ہے جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

3. مسلمان تعصب کا شکار (اسلاموفوبیا):

امتِ مسلمہ اس وقت بڑے تعصب کا شکار ہے۔ مغرب کے دوہرے رویوں کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت خطرہ ہے بیشتر مواقع پر نعوذ باللہ محمد ﷺ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی۔ ابھی حال ہی میں جولائی 2023 میں سویڈن میں ایک شخص نے قرآن مجید کو جلا ڈالا۔ لیکن مغرب اس پر خاموش ہے۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 33 میں ارشاد ہے

"اور جس کسی نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔"

4. سائنس و ٹیکنالوجی میں سست روی:

مسلمان ممالک وسائل ہونے کے باوجود جدید بلندی سے بہت دور ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں مسلمانوں کی طرف سے کوئی ترقی نہیں ہو رہی۔ حالانکہ سائنس پر کام کرنے والے پہلے لوگ مسلمان سائنس دان تھے۔

لیکن سست رَوی کی وجہ سے مسلمان بہت پیچھے
رہ گئے جس کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا
سامنا ہے۔
بقول اقبال:

فرشتوں کو شکایت ہے کہ یارب
بشر گمراہ ہے ہم کوشش تم نے
نیا انسان کوئی تخلیق کر
یہ جاہل بھی ہے، بارِ دوش بھی ہے

5. عدل و انصاف کے دوہرے معیار:

مغرب کے دوہرے رویوں کی وجہ سے
مسلمان بہت سے مسائل سے دوچار ہیں جیسا کہ
اگر مشرقی تیمور میں کوئی مسلم تنظیم چلتی ہے تو
اسکا وہ ساتھ دیتے ہیں لیکن کشمیر اور فلسطین
میں مسلمانوں پر ظلم کے متعلق ان پر جوں تک
نہیں رینگتی۔
بقول اشتیاق غازی پوری

مشفق ہو تم تو انصاف کیوں نہیں دیتے
کچھ نہیں کرتے تو صاف کیوں نہیں کہتے

اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا اپنی
ریاستوں میں بھی انصاف قائم نہ کر سکے۔ امیر
اور غریب کے لئے اصول مختلف ہیں اور یہی بہت
سی مشکلات کو فروغ دیتا ہے

تاریخ: __/__/__

6۔ اخلاقی کمزوریوں کا شکار:

مسلمان بہت سی اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہیں۔ جیسا کہ چوری، زنا، ظلم و زیادتی۔ ان تمام مسائل کی وجہ سے اُمت مسلمہ مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہے۔

بقول:

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل

مسلمان اس وقت بہت سے مسائل سے دوچار ہیں جب تک وہ ان مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نہیں نکالیں گے تب تک ممکن نہیں کہ وہ ان مشکلات سے نکل پائیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان قرآن و حدیث پر عمل کریں۔ مندرجہ ذیل چند مسائل کا حل پیش کیا جا رہا ہے:

1۔ امت مسلمہ میں اتحاد کو فروغ:

اتحاد ایک ملت کے لئے بہت ضروری عنصر ہے جب تک مسلمان آپس میں مل جل کر اور اتحاد سے نہیں رہیں گے تب تک وہ ان مسائل سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے اور ترقی نہیں

کر سکتے
سورۃ العمران کی آیت نمبر 103 میں ارشاد ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

ترجمہ:
"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو
اور تفرقے میں نہ پڑو"

2. شخصی آزادیوں کو فروغ:

اسلام میں شخصی آزادی پر بہت زور دیا
گیا ہے ہر انسان کی اپنی اظہار رائے ہے اور اسکو پورا
حق ہے اپنی بات کو بیان کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب بھی کوئی فیصلہ کرتے تو اس سے پہلے
تمام لوگوں سے اظہار رائے لیتے اور اسکے مطابق
فیصلہ فرماتے۔ حضرت عمرؓ اپنے دور خلافت
میں تمام لوگوں کی اظہار رائے حتیٰ کہ عورتوں
سے بھی رائے لیتے اور پھر فیصلہ فرماتے۔
سورۃ البقرہ آیت نمبر 256 میں ارشاد ہے

**"اور دین کے معاملے میں کوئی
زبردستی نہیں ہے"**

مسلمانوں کو چاہیے کہ خود بھی آزاد زندگی گزاریں
اور اپنے ساتھ رہنے والی اقلیتوں کو بھی مکمل آزادی دیں
جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔

آزادی ہونا محض کسی زنجیروں سے دستبردار

ہونا نہیں بلکہ ایسا طرزِ زندگی اختیار کرنا ہے جس سے دوسروں کو بھی آزادی کا احترام اور تحفظ حاصل ہو۔

3. مغربی مذہبی مخالفین سے نمٹنا: (اسلاموفوبیا)

تمام مسلم ممالک کو چاہیئے کہ اس مسئلے پر متحد ہو کر اپنی اظہارِ رائے کریں اور اپنے قوانین پر ڈٹ جائیں۔ جیسا کہ مغربی مخالفین اسلام کے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں لیکن یہ اللہ کا دین ہے اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سورۃ الحجر آیت نمبر 9 میں ارشاد ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ترجمہ:

"بے شک یہ نصیحت ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں۔"

4. عدل و انصاف کا بول بالا:

مسلمانوں کو چاہئیے کہ آپس میں متحد ہو کر اپنی ساخت کو اتنا مضبوط کریں کہ مغربی عناصر کمزور پڑ جائیں اور مسلمان اپنی بات کو منوا سکیں۔ اور مسلمانوں کو چاہئیے کہ اپنی ریاستوں میں بھی انصاف قائم کریں اس لئے مسلمانوں کو بھی عدل و انصاف کا معیار اسلام کی تعلیمات ہونی چاہیں۔

سورۃ المائدہ آیت نمبر 42 میں ارشاد ہے۔

تاریخ: ___/___/___

ان اللہ یحب المقسطین ۝

ترجمہ:

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"

سورۃ انبیاء آیت نمبر ۴۷ میں ارشاد ہے

"اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازو لا رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی"

۵۔ اخلاقیات میں بہتری:

مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اخلاق بہتر کریں۔ خود کو قرآن کی تعلیمات اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث کے مطابق ڈھالیں اسی میں فلاح ہے۔ اپنے اندر سے بدکاری، چوری، زنا وغیرہ جیسے گناہوں کا خاتمہ کریں۔ اسی طرح تمام ملت میں بہتری آتی ہے۔

سورۃ القلم آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہے

وانک لعلی خلق عظیم ۝

ترجمہ:

"اور بے شک آپ تو بہت ہی خوش خلق ہیں۔"

۶۔ اسلامی تعاون کی تنظیم کی بنیاد:

تمام مسلم ممالک کو چاہیے کہ ایک ایسی تنظیم بنائیں۔ جس کے ذریعے وہ خود کو

Scanned with CamScanner

تاریخ: ___/___/___

کر بھی دے سکیں مضبوط کر سکیں۔ پہلے ہی ایک OIC کے نام سے مسلم ممالک کی تنظیم ہے۔ اسکی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔ سکالر ڈاکٹر محمد امین اسکی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل مشورہ دیتے ہیں۔

1. جو مسلم ممالک علیحدہ مشکلات کا شکار ہے وہ اکٹھیں ہو اور مل کر اپنے مسائل کا حل نکالیں۔

2. تنظیم کو اقوام متحدہ میں مستقل نشست دلائیں

3. تمام مسلم ممالک اس میں مل کر سرمایہ داری کریں اور اس سے اپنے ممالک میں سائنس اور ریسرچ کے جدید ادارے قائم کریں۔

4. مسلم ممالک کو بین الاقوامی سطح بحران کے مسائل حل کرنے میں مدد دے

خلاصہ بحث:

دورِ جدید میں مسلمان جن مسائل سے دوچار ہیں انکا حل صرف اور صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں ممکن ہیں۔ اگر مسلمان متحد ہو کر اپنی امت مسلمہ بنائیں تو یہ بہت مضبوط بن جائیں۔ تقریباً 57 مسلم ممالک ہے اس دنیا میں اگر سب مل جل کر ایک امت مسلمہ کے مسائل کا حل نکالیں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ بقول علامہ محمد اقبال

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا